سوال

(695) میت کی جانب سے قربانی کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کی جانب سے قربانی کرنا کیسا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے : اصل تو یہی ہے کہ قربانی کرنا زندہ لوگوں کے حق میں مشروع ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے ، اورجوکچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ قربانی فوت شدگان کے ساتھ خاص ہے تواس کی کوئی اصل نہیں ۔

فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی تین اقسام ہیں :

پہلی قسم :

کہ زندہ کے تابع ہوتے ہوئے ان کی جانب سے قربانی کی جائے مثلا : کوئی شخص اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرے اوراس میں وہ زندہ اورفوت شدگان کی نیت کرلے ، تویہ جائز ہے ۔

اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی ہے جوانہوں نے اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے تھی اوران کے اہل وعیال میں کچھ پہلے فوت بھی ہوچکے تھے ۔

دوسری قسم :

یہ کہ فوت شدگان کی جانب سے ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرے (اوریہ واجب ہے لیکن اگراس سے عاجزہوتوپھر نہیں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

’’توجوکوئی بھی اسے سننے کے بعد تبدیل کرے تواس کا گناہ ان پر ہے جواسے تبدیل کرتے ہیں یقینا اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے ۔ ‘‘

تیسری قسم :

زندہ لوگوں سے علیحدہ اور مستقل طور پر فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی جائے (وہ اس طرح کہ والد کی جانب سے علیحدہ اور والدہ کی جانب سے علیحدہ اور مستقل قربانی کرے) تو یہ جائز ہے، فقہاء حنابلہ نے اس کو بیان کیا ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اسے اس سے فائدہ و نفع ہوگا، اس میں انہوں نے صدقہ پر قیاس کیا ہے۔

لیکن ہمارے نزدیک فوت شدگان کے لیے قربانی کی تخصیص سنت طریقہ نہیں ہے، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فوت شدگان میں سے بالخصوص کسی ایک کی جانب سے بھی کوئی قربانی نہیں کی، نہ تو انہوں نے اپنے چچا حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے حالانکہ وہ ان کے سب سے زیادہ عزیز اقرباء میں سے تھے۔

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں فوت ہونے والی اپنی اولاد جن میں تین شادی شدہ بیٹیاں، اور تین چھوٹے بیٹے شامل ہیں کی جانب سے قربانی کی، اور نہ ہی اپنی سب سے عزیز بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی جانب سے حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پیاری تھیں۔

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی بھی صحابی سے بھی یہ عمل نہیں ملتا کہ انہوں نے اپنے کسی فوت شدہ کی جانب سے قربانی کی ہو۔

اور ہم اسے بھی غلط سمجھتے ہیں جو آج کل بعض لوگ کرتے ہیں کہ پہلے برس فوت شدہ کی جانب سے قربانی کرتے ہیں اور اسے (حفرہ قربانی) کا نام دیتے اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کے ثواب میں کسی دوسرے کو شریک ہونا جائز نہیں، یا پھر وہ اپنے فوت شدگان کے لیے نفلی قربانی کرتے، یا ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اور اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے قربانی کرتے ہی نہیں۔

اگر انہیں یہ علم ہو کہ جب کوئی شخص اپنے مال سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جانب سے قربانی کرتا ہے تو اس میں زندہ اور فوت شدگان سب شامل ہوتے ہیں تو وہ کبھی بھی یہ کام چھوڑ کر اپنے اس کام کو نہ کریں۔ . دیکھیں : رسالۃ : احکام الاضحیۃ الذکاۃ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد2